قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۴/۱۹ | ۲۷ امان ۱۳۴۴ھش ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ ۲۷ مارچ ۱۹۶۵ء | نمبر ۶۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۶ مارچ بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ بہتر رہی۔ انفلوئنزا کی تکلیف میں بھی کمی ہے اور ضعف بھی کم رہا۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہو گی جب تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے

یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا

"اے وے لوگو! جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہو گی اور اسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جبکہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے۔ شاید تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے۔ یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں کیونکہ اس کے لوازم حاصل نہیں وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے۔ تم ایسا قدم آگے نہیں اٹھاتے جو اٹھانا چاہیئے۔ تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہیئے۔ خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے، فلاں سوراخ میں سانپ ہے، وہ اس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے اور جس کو یقین ہے کہ اس کھانے میں زہر ہے وہ اس کھانے کو کب کھاتا ہے اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ اس فلاں بن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے اس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اس بن کی طرف اٹھ سکتا ہے۔ سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے۔ گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا اور جب کہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانیوالی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا۔ ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا۔ یقین دکھ اٹھانے کی قوت دیتا ہے یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دکھ کو سہل کر دیتا ہے۔ یقین خدا کو دکھاتا ہے۔ ہر ایک کفارہ جھوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے۔ وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق و ثبات میں آگے بڑھاتی ہے وہ یقین ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے۔ ہر ایک مذہب جس میں بجز پرانے قصوں کے اور کچھ نہیں جھوٹا ہے۔" (کشتی نوح ص ۸۵)

اخبار احمدیہ

○ فجی کے ایک مخلص دوست مکرم عبد القدوس حسین صاحب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور ربوہ کی زیارت کے لئے ۱۶ مارچ ۱۹۶۵ء کو ربوہ تشریف لائے۔ آپ بذریعہ ہوائی جہاز فجی سے پاکستان پہنچے تھے۔ آپ کی ایک صاحبزادی بھی آپ کے ہمراہ ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئی ہیں۔ ربوہ میں ایک روز قیام کرنے کے بعد آپ قادیان کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے۔ واپس آکر اپنی لڑکی کو نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں داخل کرایا اور پھر خود انگلستان جانے کے لئے ۲۰ مارچ کو لائل پور سے روانہ ہو گئے۔ راستہ میں آپ بیروت اور جرمنی کے مشنوں میں بھی جانے کا ارادہ رکھتے ہیں نیز انگلستان سے امریکہ جانے کا پروگرام ہے۔ یہ فجی کے نہایت مخلص احمدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

○ ربوہ — محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کراچی میں چند یوم قیام فرمانے کے بعد پچھلے دنوں ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

○ ربوہ ۲۶ مارچ۔ کل شام یہاں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے مبلغین اسلام مکرم سید کمال یوسف صاحب اور مکرم احسان اللہ صاحب (جو اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان تشریف لے جا رہے ہیں) کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا۔ جس میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ادا فرمائے۔ الوداعی ایڈریس اور جوابی تقاریر کے بعد صاحب صدر نے قرآن مجید کی روشنی میں خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے کی اہمیت پر بہت احسن پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۶۵ء

وَاَمۡرُهُمۡ شُوۡرٰى بَيۡنَهُمۡ

آج سے چھیالیس سال پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت کی بنیاد رکھی تھی۔ اس طرح بعض اہم معاملات میں تمام جماعت کی رائے لینے کا آغاز ہوا۔ اگرچہ اس سے پہلے بھی خلیفۂ وقت اہل الرائے سے امور مہمہ میں مشورہ کر کے جماعتی کام سرانجام دیتا تھا۔ مگر جماعت کی ترقی کے ساتھ یہ احساس بیدار ہونا لازمی تھا کہ جماعت کے تمام ارکان کی رائے معلوم کرنے کا ذریعہ اختیار کیا جائے۔ جماعت کے انتظامی ڈھانچہ میں یہ ایک نہایت اہم قدم تھا جو اٹھایا گیا۔ چنانچہ آج مجلس مشاورت کا انعقاد نظام جماعت کا ایک لازمی جزو بن چکا ہے اور گذشتہ سالوں کی رپورٹوں کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مجلس نے نہایت دیانتداری اور مستعدی سے اپنے مفوضہ کام کو سرانجام دیا ہے اور جماعت کی نظامی اور دیگر ترقی میں مجلس کا کافی دخل ہے۔

مجلس مشاورت ہر سال میں صرف ایک دفعہ ہی بلائی جاتی ہے اور خلیفۂ وقت کو ہی بلانے کا اختیار ہے جو اپنے سیکرٹری کے ذریعہ ایسا کرتا ہے۔ معمول یہی ہے کہ ہر سال ایک دفعہ ہی مجلس مشاورت منعقد کی جاتی ہے۔ لیکن نہایت اہم اور فوری معاملات پر غور کرنے کے لئے سال کے دوران بھی جب امام وقت ضروری سمجھے مجلس منعقد کر سکتا ہے۔

مجلس میں ہر جماعت کے نمائندگان شامل ہوتے ہیں۔ اپنے نمائندگان ہر جماعت کثرت رائے سے منتخب کرتی ہے۔ ارکان جماعت کی تعداد کے مطابق نمائندگان کی تعداد مقرر ہے۔ ہر جماعت کو ایجنڈا بھیجا جاتا ہے جسے اپنے اپنے طور پر ایجنڈا پر غور کرتی ہے اور کثرت رائے سے جماعت کی رائے ہر معاملہ کے متعلق معلوم کرتی ہے۔ ضروری ہے کہ نمائندگان اپنی جماعت کے فیصلہ کے مطابق مجلس میں اپنی رائے کا اظہار کریں۔ اس طرح تمام جماعتوں کے ارکان کی رائے زیر غور آجاتی ہے۔ ایجنڈا ان تجاویز پر مشتمل ہوتا ہے جو مختلف افراد یا جماعتیں نظارت متعلقہ کے ذریعہ صدر انجمن کو پیش کرتے ہیں۔ صدر انجمن ان تجاویز پر غور کر کے اہم معاملات کو ایجنڈا میں شامل کر لیتی ہے۔ اگر کوئی تجویز اس کے خیال میں ترمیم طلب ہو تو تجویز مع ترمیم ایجنڈا میں شامل کر لی جاتی ہے۔ صدر انجمن کو تجاویز کے انتخاب کا اختیار ہے۔

مجلس کے افتتاح پر پہلے ایجنڈا کے مختلف معاملات کے متعلق سب کمیٹیاں تجویز کی جاتی ہیں۔ جو اپنے اپنے اجلاس کر کے کثرت رائے سے اپنے اپنے مفوضہ معاملہ پر فیصلہ کرتی ہیں۔ اس کے بعد ہر سب کمیٹی باری باری اپنے فیصلہ کی مفصل رپورٹ اجلاس عام میں پیش کرتی ہے۔ جس پر بحث ہوتی ہے۔ ہر نمائندہ بحث میں شمولیت کر سکتا ہے۔ کافی بحث کے بعد رائے شماری سے فیصلہ کیا جاتا ہے۔ یہ فیصلے بعد میں منظوری کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیش کئے جاتے ہیں۔ جن کو عملی جامہ پہنانا لازمی ہوتا ہے۔

اب تک خدا کے فضل سے مجلس مشاورت کے سینکڑوں فیصلے جماعت لائحہ عمل میں شامل ہو چکے ہیں۔ جو جماعت کی ہر طرح سے ترقی کا باعث ہوئے ہیں اور جن سے جماعتی نظام مضبوط اور قابل عمل صورت اختیار کرتا چلا گیا ہے۔

خدا کے فضل سے جماعت میں پارٹی بازی کا نام و نشان بھی نہیں ہے ہر ایک معاملہ پہ ہر رکن دیانتداری سے غور کرتا ہے اور دیانتداری سے اپنی رائے پیش کرتا ہے۔ کسی قسم کا کنویسنگ سخت ممنوع ہے اور ہر نمائندہ صرف تقویٰ اور جماعت کے مفاد کو پیش نظر رکھتا ہے۔ اس طرح مجلس کا تمام کاروبار پورا پورا اسلامی ماحول میں سرانجام پاتا ہے۔

مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۶۵ء بروز جمعہ چار بجے بعد دوپہر چھیالیسویں مجلس مشاورت کا افتتاح ہو رہا ہے۔ ہم تمام نمائندگان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے مفوضہ کام کو دیانتداری اور تقویٰ سے سرانجام دینے کی توفیق عطا کرے اور جو فیصلے وہ کریں وہ جماعت کے لئے بابرکت اور سلسلہ کی ترقی کا باعث ہوں۔ آمین

فرزند دلبند ارجمند

کیا دے گیا نشان مسیح زماں ہمیں — نخلِ تضرّعات کا یہ پھل ملا ہمیں
وہ ہوشیارپور میں مقدس مکان ہے — جس نے یہ ارمغان دیا بے بہا ہمیں
چالیس روز آپ نے کی رات دن دعا — تا دین کا نصیب ہو یہ معجزہ ہمیں
سنکر تضرّعات کو بولا خدائے پاک — "تیرا یہ اضطرار پسند آگیا ہمیں

تیری تضرّعات کو ہم نے کیا قبول
مانگا ہے جو نشاں وہ ہوگا تجھے حصول"

آئی صدا مکان میں اُس لامکان کی — دیتے ہیں آج تجھ کو بشارت نشان کی
قدرت کا اِک نشان ہے رحمت کا اِک نشان — خیرہ ہوں جس نشان سے نظریں جہان کی
فرزند دونگا اِک تجھے دلبند ارجمند — ساتھ اُس کے ہونگی رحمتیں سب آسمان کی
ہے اُس کے ساتھ فضل ہے وہ صاحب شکوہ — اس کا وجود ہوگا ضمانت امان کی

پھر تیری ذرّیت کو بڑھاؤنگا بے حساب
ماہ و نجوم ۔ مصلح موعود ۔ آفتاب

تنویر

لائبیریا میں تبلیغ اسلام

٭ ٹیلی ویژن پر قرآن مجید کی تلاوت و تفسیر ٭ اخبارات میں مضامین کی اشاعت ٭ دیہات میں تبلیغ ٭ عیسائیوں کے ساتھ ایک دلچسپ مباحثہ ٭ تبلیغ بذریعہ لٹریچر ٭ انفرادی ملاقات ٭ نومسلم احباب کی تعلیم و تربیت

مکرم مبارک احمد صاحب ساقی بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

۱۹۶۴ء کے شروع سے لائبیریا میں ٹیلی ویژن جاری ہوا۔ اور اسی سال ۶ جنوری میں پریذیڈنٹ ٹب مین آف لائبیریا کے پانچویں دفعہ پریذیڈنٹ منتخب ہونے کا جشن عظیم منایا گیا۔ ٹیلی ویژن کے منیجر نے یہ انتظام کیا۔ کہ جب پروگرام کا اختتام ہو۔ تو مختلف فرقوں کے مذہبی راہنما ٹیلی ویژن پر دعائیہ کلمات کہیں۔ اور پبلک کو مختلف مذہبی امور کی طرف توجہ دلایا کریں۔ چنانچہ جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے منتخب ہوا۔ جس کے لئے مسلمانوں کے دو نمائندگان اس پروگرام میں حصہ لینے کے لئے چنے گئے ان میں سے ایک خاکسار تھا۔ دوسرے مسلمان دوست تو ایک ماہ کے بعد ہی تنگ پڑ گئے لیکن خاکسار سارا سال بغیر کسی ایک وقفہ کے بھی باقاعدگی سے اس پروگرام میں شریک ہوتا رہا۔ پروگرام میں قرآن مجید کی مختلف آیات پڑھ کر بعد میں ان کا ترجمہ اور تفسیر کی جاتی رہی۔

اس پروگرام کا بہت چرچا ہوا اور بالخصوص مسلمان حلقوں میں اسے بہت پسند کیا گیا۔ کئی ایک عیسائی دوستوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ انہیں بالکل علم نہ تھا کہ قرآن مجید میں ایسی جامع اور عمدہ تعلیمات پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ کئی ایک نے قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کا مطالبہ کیا۔ ایک دفعہ منرو یا سے باہر ایک گاؤں میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں کے ایک دوست مجھے دیکھتے ہی کہنے لگے کہ تم وہی شخص ہو جو جمعہ کے دن ٹیلی ویژن پر قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہو۔ میرے مثبت جواب پر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ تم سے ملنے کی بہت خواہش تھی۔ انہوں نے کئی ایک مسائل دریافت کئے۔ شہر کے اکثر لبنانی۔ شامی اور عرب دوست بھی آکر تذکرہ کرتے ہیں اور مختلف امور دریافت کرتے رہتے ہیں۔

اخبار میں مضامین

گزشتہ سال لائبیریا میں ایک نیا اخبار لائبیرین سٹار "Liberian Star" جاری ہوا۔ یہ اخبار عمدہ چھپائی اور مضامین کے انتخاب کی وجہ سے ملک کے تمام اخبارات میں سے زیادہ مقبول ہے اور سب سے زیادہ اشاعت رکھتا ہے۔ خاکسار نے اس کے ایڈیٹر سے مل کر تجویز پیش کی کہ وہ ہفتہ میں ایک بار مذہبی مضامین بھی شائع کیا کریں۔ چنانچہ انہوں نے خاکسار کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے بعض عیسائی مذہبی راہنماؤں سے بھی مشورہ کیا۔ چنانچہ اب ہر جمعہ کے روز اس اخبار میں ایک کالم اس قسم کے مضامین کے لئے مخصوص ہے۔ اسلام کے متعلق خاکسار مضمون لکھتا ہے۔ اور اس کے علاوہ عیسائی اور ہندو مذاہب کے بارہ میں دیگر احباب مضامین بھیجتے ہیں۔ ایک دفعہ اخبارات میں یہ سوال اٹھا کہ ان دنوں چوری کی وارداتیں بہت زیادہ ہو رہی ہیں۔ ایڈیٹر نے پبلک سے پوچھا کہ وہ اس بدی کو روکنے کے لئے تجاویز پیش کریں۔ چنانچہ اس پر خاکسار نے لکھا کہ اسلامی قانون کے مطابق عادی چور کی سزا یہ ہے۔ کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ اگر یہ سزا ملک میں جاری کر دی جائے تو تمام قسم کی چوریاں یک دم ختم ہو جائیں گی۔ اس مضمون کے متعلق کافی احباب نے اخبار میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جو دلچسپی کا موجب ہوا۔

یہ کالم بفضل خدا باقاعدگی سے جاری ہے۔ اور آج تک ایک بھی ایسا پرچہ نہیں کہ جس میں خاکسار کا کالم شائع نہ ہوا ہو۔

دیہات میں تبلیغ

عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف دیہات میں برائے تبلیغ جانے کا موقعہ ملا جن میں سے سال والا کو۔ بگ واکو۔ پگ دے اور تھنگٹن خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان تمام مقامات پر احباب کو جمع کر کے ان کے سامنے اسلام اور احمدیت کی غرض و غایت بیان کی گئی۔ اور تقاریر کے بعد احباب کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔

عیسائیوں سے مباحثہ

ایک روز خاکسار منرو یا کے ایک محلہ میں تبلیغ کے لئے گیا۔ وہاں ایک نوجوان کو بائیبل پڑھتے دیکھا۔ خاکسار نے بائیبل کے الہامی ہونے کے بارے میں اس سے بعض سوالات پوچھے۔ تو وہ کہنے لگا کہ میں یہاں کے عیسائی ریڈیو سٹیشن E.L.W.A. والوں سے پوچھ کر تمہیں جواب دوں گا۔ چنانچہ ایک ہفتہ کے بعد اس سے دوبارہ ملاقات ہوئی تو وہ کہنے لگا کہ میں نے E.L.W.A. کے بعض عیسائی مبلغین سے بھی استفسار کیا ہے۔ لیکن کسی سے بھی تسلی بخش جواب نہیں ملا۔ اس پر انہوں نے قرآن مجید کے بارے میں بعض سوالات کئے۔ خاکسار نے بعض کتب برائے مطالعہ دیں۔ اور مشن ہاؤس آنے کو کہا۔ کتب کے مطالعہ کے بعد انہوں نے اپنے محلہ میں ایک مباحثہ کا انتظام کیا۔ جس میں ہماری طرف سے تین احباب نے شرکت کی۔ تین عیسائی نوجوانوں نے بھی باری باری مختلف مسائل پر تقاریر کیں۔ محلہ کے کئی ایک احباب جمع ہو گئے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک مباحثہ جاری رہا۔ اور فیصلہ ہوا کہ آئندہ پھر کسی روز بحث کی جائے۔

اب یہ دوست کافی حد تک اسلام کے قریب آ چکے ہیں۔ اور خاکسار سے کتب اور ریویو آف ریلیجنز وغیرہ لے کر اپنے حلقہ احباب میں تقسیم کرتے رہتے ہیں۔

یونیورسٹی کے طلباء میں تقریر

یونیورسٹی آف لائبیریا کے طلباء نے اپنی ایک سوسائٹی میں خاکسار کو Unity of Religion کے موضوع پر تقریر کی دعوت دی۔ اس میٹنگ میں یونیورسٹی کے ایک پروفیسر جو ہندوستان کے باشندے ہیں لیکن مذہباً عیسائی ہیں وہ بھی حاضر تھے۔ خاکسار نے قرآنی آیت

قل یا اھل الکتاب
تعالوا الی کلمۃٍ
سواءٍ بیننا و بینکم
الا نعبد الا اللّٰہ

کو پڑھ کر بتایا کہ اسلام چاہتا ہے کہ مختلف مذاہب کے پیرو آپس میں محبت و سلوک سے رہیں اور کسی قسم کی مذہبی چپقلش نہ ہو۔ خاکسار نے بتایا کہ بعض غلط فہمیوں کی وجہ سے اکثر اوقات ایک مذہب کے پیرو دوسروں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ایسی مجالس منعقد کی جائیں جہاں پر مختلف مذاہب کے لوگ اپنے اپنے عقائد کا اظہار کریں۔ اور ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ تقریر کے بعد طلباء نے کافی سوالات کئے اور پروفیسر صاحب نے بھی مختصر سی تقریر کی۔

تبلیغ بذریعہ لٹریچر

حال ہی میں ایک عیسائی دوست مسلمان ہوئے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار متعدد بار ان کے گھر جا کر ان کو نماز اور دیگر اسلامی مسائل سمجھاتا رہا۔ انھوں نے خاکسار کو اپنے بعض مزید دوستوں کے پاس بھیجا جو اسلام میں دلچسپی لیتے ہیں۔ ان میں سے خاص طور پر یہاں کے فوجی محکمہ کے ایک جنرل ہیں۔ جن کو خاکسار نے اسلامی اصول کی فلاسفی اور بعض دیگر کتب برائے مطالعہ پیش کیں۔

اسی طرح پر یہاں کے ایک ڈاکٹر جو حال ہی میں امریکہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے واپس آئے کے پاس جانے کا موقعہ ملا۔ ان کے والدین تو مسلمان ہیں لیکن وہ خود عیسائیت سے بہت مرعوب اور متاثر تھے۔ خاکسار نے ان کے سامنے اسلامی تعلیمات بیان کیں اور کہا کہ چونکہ یہاں پر عیسائی اثر بہت زیادہ ہے اس لئے ان کو اس سے مرعوب نہیں ہونا چاہیئے اور اپنے والدین کی طرح اسلام پر قائم رہنا چاہیئے۔ خاکسار نے بعض کتب برائے مطالعہ پیش کیں۔

ایک مسلمان عورت خاکسار کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ جس نوجوان سے وہ شادی کرنا چاہتی ہے وہ عیسائی ہے اور اسلام کے بارہ میں معلومات کا خواہشمند ہے۔ چنانچہ خاکسار ان کے

گھر گیا۔ انہوں نے روزوں کی فلاسفی، روزانہ نمازوں کی ادائیگی، مسلمانوں کی موجودہ پسماندگی وغیرہ وغیرہ امور کے متعلق متعدد سوالات کئے۔ انہوں نے کافی کتب کا مطالعہ کیا ہے اور اب قرآن مجید پڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نصیب کرے۔ آمین

ہندوستان کے جنگی جہاز پر لٹریچر کی تقسیم

عرصہ زیر رپورٹ میں ہندوستان کا ایک جنگی جہاز غیر سگالی مشن پر منروویا آیا۔ خاکسار نے کیپٹن سے اجازت لے کر جہاز پر کام کرنے والے عملہ سے ملاقات کی اور انہیں مشن آنے کی دعوت دی۔ خاکسار نے جہاز کے عملہ میں بعض کتب بھی تقسیم کیں۔ جہاز پر ایک پریس کانفرنس بھی منعقد ہوئی جس میں شمولیت اختیار کی۔

متفرقات

عرصہ زیر رپورٹ میں پریذیڈنٹ آف لائبیریا کی ہفتہ وار پریس کانفرنس میں متعدد بار شریک ہونے کا موقع ملا۔ کانفرنس کے موقعہ پر خاکسار نے بعض دفعہ پریذیڈنٹ کی خدمت میں لٹریچر بھی پیش کیا۔

۲۶ رجولائی کو لائبیریا کا یوم آزادی تھا۔ چنانچہ اس موقعہ پر پریذیڈنٹ آف لائبیریا کی طرف سے چیدہ چیدہ احباب کو ایک عصرانہ پر بلایا گیا۔ جس میں خاکسار نے بھی شرکت کی اور کئی ایک اہم شخصیات سے ملاقات ہوئی۔

ماہ رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے قبل ایک رسالہ جاری کیا گیا جس میں رمضان کے بارہ میں تمام اوامر و نواہی کا ذکر تھا۔ یہ پمفلٹ جو دو صفحات پر مشتمل تھا، مختلف دفاتر اور اداروں میں کام کرنے والے مسلمان احباب میں تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح پر اخبار میں میں ایک مضمون شائع کیا اور ٹیلیویژن پر بھی متعدد بار روزوں کے مختلف احکام بیان کئے گئے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں لائبیریا کے علاقہ NIMBA میں کسی KISSY قبیلہ کے بعض نوجوان بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ خاص طور پر قابل ذکر ایک عیسائی دوست ہیں جو دراصل غانا کے رہنے والے ہیں۔ لیکن اب لائبیرین شہریت لے رکھی ہے۔ وہ اولاً غانا کی ایمبیسی میں لندن میں کام کرتے رہے ہیں۔ پیشہ وکالت ہے۔ اور کافی ذہین نوجوان ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ان کو استقامت بخشے اور دوسروں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین

بالآخر احباب سے دُعا ہے کہ وہ ہمارے مشن کی ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرمائے۔ اور بڑھ چڑھ کر کامیابی عطا کرے۔

شذرات

شیخ خورشید احمد

راہِ حق میں مصائب و مظالم کی لرزہ خیز داستان

"مولانا سید عبد اللہ غزنوی رحؒ نے توحید و اتباع سنت کی تبلیغ اور عوام کو شرک، بدعات اور جاہلانہ رسوم سے باز رکھنے کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ ان پر مظالم کے پہاڑ ڈھائے گئے۔ قید و بند کی صعوبتیں دی گئیں۔ درّے لگائے گئے۔ ڈاڑھی اور سر مونڈھو دیا گیا۔ اور کئی بار جلا وطن کیا گیا۔ لیکن آپ راست بازی اور حق گوئی کو قربان کرنے پر تیار نہ ہوئے"۔

حق کی راہ میں جن مشکلات۔ مظالم اور ابتلاؤں میں سے گزرنا پڑتا ہے اس کا کسی قدر اندازہ مندرجہ بالا حوالہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ حضرت مولانا سید عبد اللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ ایک بہت جلیل القدر بزرگ گزرے ہیں۔ آپ فرقہ اہل حدیث سے تعلق رکھتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے قبل رحلت فرما چکے تھے۔ آپ کو علمائے وقت کی شدید مخالفت کی وجہ سے بالآخر اپنے وطنِ عزیز افغانستان سے ہجرت کرنا پڑی تھی۔ چنانچہ آپ خود امیر افغانستان کے دربار میں علماء سے ایک مباحثہ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"فریقین وقت موعودہ معینہ پر امیر کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ امیر نے مباحثہ شروع کرنے کا حکم دیا مخالفین کے نمائندگان نے کہا:۔

"ہم لوگ اس شخص سے گفتگو و مناظرہ کرنا نہیں چاہتے اس لئے کہ یہ شخص کفر اور ارتداد کا مرتکب ہو چکا ہے اور اس کے ثبوت میں گواہان موجود ہیں۔ اور ان لوگوں نے امیر کے سامنے جھوٹی گواہی حلف دروغی سے دی۔ ...... اگرچہ امیر دوست محمد خاں نے یہ اچھی طرح جان لیا تھا کہ یہ سب کذب و افتراء ہے مگر اُس نے کہا ہمیں یہی مصلحت معلوم ہوتی ہے کہ تم اس ملک سے چلے جاؤ۔ اس طرح شہر کابل سے میرا اخراج کیا گیا ...... یوں وطن سے بے وطن ہو کر ملک سوات چلا گیا"۔

(امروزہ ۸ مارچ حصہ اشاعتِ اسلام)

حضرت مولانا عبد اللہ غزنوی رحؒ پر افغانستان میں جو ظلم و ستم ڈھائے گئے ان کی مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے وہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"صوبہ دار نے سواروں کے ہمراہ ہمیں کابل روانہ کیا۔ مخالفین میں سے ملاں مشکی اور ملاں نصر اللہ بھی پہنچ گئے اور امیر اعظم خاں اور امیر افضل خاں سے جا کر کہا کہ امیر دوست محمد خاں کے عہد میں ہم اسپر کفر ثابت کر چکے ہیں دوبارہ حاجت تحقیق نہیں۔ سب نے قتل کا فتویٰ لکھکر تیار کر لیا۔ علمائے سو نے دوسرا فتویٰ یہ دیا کہ ان کو سو درّے مارے جائیں۔ ڈاڑھی اور سر مونڈھ دیا جائے اور منہ کالا کر کے گدھے پر سوار کر کے سارے شہر میں پھرایا جائے۔ یہ ظالمانہ فتویٰ نہ صرف میرے بلکہ میرے تینوں لڑکوں کے خلاف بھی صادر کیا گیا۔ اور اس کی تمام شہر میں تشہیر کی گئی۔ میں مع اپنے تینوں فرزندوں کے نظر بند تھا۔ ان سنگدل ظالم حکمرانوں نے علماء سو کی مرضی کے موافق یہ سفاکانہ حکم جاری کیا۔ مجھے سزا دینے کے لئے ایک شاہراہ پر کھڑا کر دیا گیا۔ تین قوی ہیکل اشخاص مجھے درّے مارنے پر متعین کئے گئے۔ جب ایک شخص ان میں سے تھک جاتا تو دوسرا شخص درّے مارنے کے لئے کھڑا ہو جاتا تھا تمام حاضرین کو جو اس لرزہ خیز اور ہولناک منظر کو دیکھ رہے تھے کامل یقین تھا کہ میں آج ہی اپنی جان۔ جان آفرین کے سپرد کر دونگا کیونکہ میں ضعیف تھا۔ اسی دوران میں ایک شخص نے جو ان تینوں سے زیادہ قوی البدن اور طاقتور تھا جلاد سے درّہ لے کر اپنی پوری طاقت و قوت سے مارنا شروع کر دیا۔ ...... جب کابل میں درّوں کی سزا بھی مل چکی تو مجھے زندان کابل میں لے گئے ...... دو سال تک مجھے مع میرے فرزندوں کے جیل خانہ میں رکھا اور ان ظالم سنگدلوں نے ایک حبہ بھی ہمارے لئے برائے خرچ مقرر نہیں کیا اور قید خانہ میں ڈالے رکھا ...... امیر اعظم خاں تخت کابل پر بیٹھا اس ظالم نے تخت پر بیٹھتے ہی خان ملا خاں کی تحریک سے جلا وطن کر کے مجھے سخت گرمی میں پا پیادہ پشاور کی طرف لے جانے کا حکم صادر کیا۔ سپاہیوں کا ایک دستہ ہمراہ تھا جس کو یہ ہدایت تھی کہ اسے راستہ میں کہیں آرام نہ کرنے دیا جائے آسمان سے سخت ترین گرمی برس رہی تھی اور نیچے آتش زمین سے پاؤں جلتے تھے ...... غرضیکہ بعد تکلیف و مشقت پشاور پہنچ گئے۔

(امروزہ ۱۲ مارچ ۱۹۶۵ء)

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ کس طرح ہمیشہ ہی حق کے علمبرداروں کی توہین و تذلیل کی گئی۔ انہیں مصائب و آلام کا نشانہ بنایا گیا۔ ان کے کفر و ارتداد کے فتوے دیئے گئے۔ ان کے خلاف جھوٹی قسمیں کھائی گئیں۔ اور انہیں وطن سے بے وطن کیا گیا۔ جبھی تو اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:۔

"یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ۔

(سورہ یٰسین آیت ۲۹)

یعنی ہائے کتنا افسوس ہوتا ہے ان بندوں پر کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی انسان انہیں راہ حق کی طرف بلاتا ہے تو وہ اس کے ساتھ ذلت و حقارت کا سلوک کرتے ہیں"۔

ضرورت حفاظتِ دین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بعض لوگ ایسے دیکھے جاتے ہیں جو کہتے ہیں کہ حفاظت کی کوئی ضرورت نہیں ہے، وہ سخت غلطی کرتے ہیں دیکھو جو شخص باغ لگاتا ہے یا عمارت بناتا ہے تو کیا اسکا فرض نہیں ہوتا یا وہ نہیں چاہتا کہ اس کی حفاظت اور دشمنوں کی دست برد سے بچانے کیلئے ہر طرح کی کوشش کرے؟ باغات کے گرد کیسے کیسے احاطے حفاظت کرنے کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ اور مکانات کو آتشزدگیوں سے بچانے کیلئے نئے نئے مصالحے تیار ہوتے ہیں اور بجلی سے بچانے کے لئے تاریں لگائی جاتی ہیں۔ یہ امور اس فطرت کو ظاہر کرتے ہیں جو بالطبع حفاظت کیلئے انسانوں میں ہے پھر کیا اللہ تعالیٰ کے لئے یہ جائز نہیں ہے؟ کہ وہ اپنے دین کی حفاظت کرے؟ بیشک حفاظت کرتا ہے۔ اور اس نے ہر بلا کے وقت اپنے دین کو بچایا ہے۔ اب بھی جب ضرورت پڑی اُس نے مجھے اسی لئے بھیجا ہے"۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ تمام)

مصائب و مشکلات میں صبر و استقامت

مکرم محمد یوسف صاحب سلیم متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

(قسط نمبر ۲)

حرام کی کمائی کو جزو معاش بنا لینا غم و تفکرات کو خود اپنے آپ دعوت دینے کے مترادف ہے محزون و ملول اور ملول و مشوش ہونے کی حالت میں خدائے بزرگ و برتر کے سوا کسی دنیوی سہارے پر بھروسہ کرنا اور اس سے استمداد چاہنا بھی انجام کار سراسر موجب خسران ہے۔

غرض یہ دعا بظاہر نہایت مختصر لیکن درحقیقت اس نہایت ہی قیمتی اور زریں اصل پر مشتمل ہے۔ کہ ہمیں پریشانیوں اور مصیبتوں کے محرکات اور موجبات کو معلوم کرنے اور اُن سے بچنے کی سچی تڑپ اور حقیقی کوشش۔ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ناپیداکنار فضل اور بے پایاں رحمت کے دامن میں پناہ ڈھونڈنی چاہیئے کہ وہی ہمارا حقیقی اور واحد سہارا۔ معبود و مسجود۔ نافع و ضار اور مولیٰ و مستعان ہے۔ وہ ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے اور بگڑے ہوئے کاموں کو سنوارنے والا ہے۔ وہ غم و تفکرات کے درماندوں کو سہارا دینے اور روتی ہوئی آنکھ اور بہتے ہوئے دل کی ڈھارس بندھانے والا ہے وہ مضطرب و مضطر۔ مجبور و معذور اور مظلوم و مہجور کی دردمندانہ اور مضطربانہ دعاؤں کو شرف قبولیت بخشنے اور بے چین اور اضطراب سے بھرے ہوئے دل کو آرام و تسکین کی راحت سے بہرہ اندوز کرنے والا ہے۔

اس الم آفرین دُنیا میں افسردگی اور پژمردگی سے دامنِ امن و سکون کو تار تار ہونے سے بچانے کے لئے مومن کو ہر وقت استغفار بھی کرتے رہنا چاہیئے۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"من لزم الاستغفار جعل اللہ لہٗ من کل ھمٍّ فرجًا و من کل ضیقٍ مخرجًا ورزقہٗ من حیث لا یحتسب"

(ابوداؤد باب فی الاستغفار)

استغفار کو ورد زبان بنا لینے سے اللہ تعالیٰ ہر غم سے نجات، ہر تنگی سے کشادگی نصیب کرتا ہے اور وہاں سے انسان کو رزق عطا کرتا ہے۔ جہاں سے اُسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔

استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:۔

"وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر" (شوریٰ آیت ۳۱)

اے ہموم و غموم میں رونے والو غور کرکے دیکھو کہ اکثر و بیشتر مصائب و مشکلات، تمہاری شامتِ اعمال کا نتیجہ اور کردنی خویش آمدنی پیش کا مصداق ہوتے ہیں۔ اور اس میں احساسِ ندامت ترکِ گناہ۔ اصلاحِ نفوس۔ تزکیہ قلوب۔ بلندیٔ درجات۔ و درسِ عبرت کا راز پنہاں ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:۔

"مصائب کا آنا ضروری ہے۔ ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔ تکالیف کا آنا ضروری ہے۔ یہ سب چیزیں معمولی ہیں اور ان کی کوئی پرواہ نہیں کی جاسکتی جس چیز کی پرواہ ہونی چاہیئے وہ یہ ہے کہ یہ مصائب و ابتلاء ایمانی نہ ہوں۔ کیونکہ جہاں جسمانی مشکلات انسان کے درجہ کو بلند کرتی ہیں وہاں ایمانی مشکلات اس کے درجہ کو گرا دیتی ہیں۔ پس مومن کو ان مشکلات سے نہیں ڈرنا چاہیئے جو دُنیا کی طرف سے آتی ہیں۔ بلکہ اُنہیں اُن مشکلات کا فکر کرنا چاہیئے جو اسکے نفس کی طرف سے آتی ہیں۔ مگر بہت لوگ ہیں۔ جو ان مشکلات کی طرف نگاہ نہیں دوڑاتے جو انسانی نفس سے پیدا ہوتی ہیں...... پس چاہیئے کہ ہر شخص جو روحانیت کی قدر کرتا ہے وہ ان مشکلات اور ظلمتوں کی طرف توجہ کرے جو نفس کی طرف سے پیدا ہوتے ہیں۔"

(الفضل ۱۴ اپریل ۱۹۳۶ء)

حدیث شریف میں ترکِ گناہ اور ایصالِ خیر کی توفیق حاصل ہونے کے لئے "لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" کو کثرت سے پڑھنے کا ارشاد ہے۔ صحیحین میں ان کلماتِ طیبات کے بارہ میں آیا ہے کہ یہ کلید جنت میں سے ایک کلید ہے۔ ترمذی شریف میں اس کی فضیلت اس طرح بیان ہوتی ہے کہ یہ ابوابِ جنت میں سے ایک باب (دروازہ) ہے۔ ابوداؤد میں اسے جنت کے خزانوں میں سے خزانہ۔ بیان کیا گیا ہے۔

ہجوم مشکلات میں انسان کو اپنے خالق و مالک آقا کی قسما قسم کی نعمتوں کی صحیح قدردانی کی توفیق ملتی ہے۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے جن چیزوں کو پیدا کیا ہے ان کی قدر و قیمت کہیں دکھ درد کے بعد کہیں بعض چیزوں سے محروم ہونے کے بعد معلوم ہوتی ہے۔

تجربہ شاہد ہے کہ جس دن بھوک زیادہ لگے کھانے کا مزہ بھی زیادہ آتا ہے۔ روزہ دار جب شام کو پانی پیتا ہے تو پانی کا جو مزہ اُسے اُس وقت آتا ہے وہ عام دنوں میں پانی پینے سے نہیں آتا۔ انسان بسا اوقات بتقاضائے بشریت دکھ درد اور فکر و بلا میں کبھی کھلے بندوں آہ و فغاں اور کبھی زیرِ لب افسوس کرنے لگتا ہے۔ حالانکہ یہی دکھ درد اور ابتلاء و آزمائش اس کی خوابیدہ صلاحیتوں کے اُجاگر کرنے اور اس کی پوشیدہ قابلیتوں کو بروئے کار لانے کا ذریعہ ہی بنتے ہیں۔ پس زندگی میں ناخوشگوار واقعات۔ ناکامیوں اور نامرادیوں، مصیبتوں اور تکلیفوں کو شومئی قسمت پر محمول کرنے کی بجائے یہ سمجھنا چاہیئے کہ ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیرِ آں گنجِ کرم بنہادہ اند

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ضلع گجرات کے ایک رئیس شیخ محمد بخش صاحب نے مالی مشکلات کے دور ہونے کی درخواستِ دعا کی۔ حضرت اقدس نے انہیں ایک دعائیہ نظم لکھکر دی۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعا اور اپنے فضل کے نتیجہ میں ان کی مالی مشکلات کو دور کر دیا۔ اس نظم میں ہجوم مشکلات سے مخلصی حاصل کرنیکا طریق یہ بتایا گیا ہے۔ ؎

مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے
بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے
چاہیئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دُوئی
سر جھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے

انسان جب غیر اللہ سے دل ہٹا کر دنیاوی سہاروں سے منہ موڑ کر اسباب سازی اور اسباب سوزی یعنی افراط و تفریط کی دونوں انتہاؤں سے دامن بچا کر خدائے واحد و یگانہ سے لَو لگاتا ہے تو اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کا ادراک اس کے قادر و توانا ہونے کا احساس اور اس کے سمیع و بصیر، رب الاسباب۔ مجیب الدعا اور قاضی الحاجات ہونے کا یقین پیدا ہو جاتا ہے۔ جوں جوں انسان اس علم و معرفت اور اس احساس و یقین میں ترقی کرتا جاتا ہے اسی نسبت سے اللہ تعالیٰ کی نظرِ کرم اور ابرِ رحمت کے نتیجہ میں یاس و حسرت کے بادل چھٹ جاتے ہیں۔ مایوسی خود اعتمادی میں بدل جاتی ہے۔ پریشانیاں دور۔ مشکلیں آسان اور مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔ انسان زمانہ کی دستبرد سے محفوظ اور ہر قسم کے فتنوں سے مامون ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے بندہ کا خود کفیل و مددگار ہو جاتا ہے۔ اور جس کا خدا متکفل و مددگار ہو جائے اُسے نہ کسی چیز کا غم رہتا ہے اور نہ کسی چیز کی احتیاج ہی باقی رہتی ہے ؎

ضروری اعلان

مناسب سمجھا گیا ہے کہ حلقہ وار نظام کے ماتحت تمام قاضیوں کی سہ سالہ تقرری دیگر عہدہ داران جماعت کی طرح یکم مئی سے ہوا کرے۔ تمام امراء اور صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان دنوں جو انتخاب عہدہ داران ہو رہا ہے۔ اس میں قاضی یا قاضیوں کا انتخاب بھی کرایا جائے۔ اس انتخاب میں مندرجہ ذیل امور ملحوظ رکھے جائیں۔

۱۔ صدر انجمن کے قاعدہ نمبر ۸۳۰ کی رُو سے ہر مقامی جماعت میں جسکے افراد پچاس سے زائد ہوں قاضی مقرر کیا جانا ضروری ہے۔ مگر اس سے کم افراد والی جماعت میں بھی قاضی مقرر کرنا چاہیئے۔ قریب قریب کی چھوٹی جماعتوں کے لئے کسی ایک جماعت سے بھی موزوں قاضی کا نام منتخب کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ قاضی کے سپرد کوئی انتظامی عہدہ نہ ہو مثلاً" پریذیڈنٹ یا سیکرٹری امور عامہ کو قاضی منتخب نہ کیا جائے۔ اور اگر عہدہ قضاء کے لئے کوئی دوسرے موزوں دوست نہ مل سکتے ہوں تو اس صورت میں انتظامی عہدہ کے لئے کسی دوسرے دوست کا انتخاب کیا جاوے۔

۳۔ جہانتک ہو سکے ایک سے زائد دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب کیا جائے۔ تا ان میں سے کسی ایک کی منظوری حاصل کی جا سکے۔

۴۔ جن دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب ہو انکی علمی اور دینی قابلیت کا بھی اندراج کیا جائے۔

۵۔ اس انتخاب کی رپورٹ محترم امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب دوسرے عہدیداران سے الگ براہ راست ناظم دارالقضاء کے نام بھیجیں۔

۶۔ سابقہ مقرر شدہ قاضیوں کا نام بھی انتخاب میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

۷۔ حسب ضرورت ایک سے زائد قاضیوں کو مقرر کرانا چاہیئے۔ ہاں چھوٹی جماعتوں میں ایک قاضی ہی مناسب ہے۔ (۸) جن قاضیوں کی منظوری قبل ازیں دی جا چکی ہے انکا یا ان کی جگہ کسی نئے دوست کا نام بھی یکم مئی ۶۵ء سے تین سال کیلئے دوبارہ انتخاب کیا جائے۔ (۹) قاضی کے لئے ایسے دوستوں کا انتخاب عمل میں لایا جانا چاہیئے جو دینی معلومات کے علاوہ معاملہ فہم اور اخلاقی لحاظ سے اچھی شہرت رکھتے ہوں (۱۰) آخر مارچ ۶۵ء تک انتخاب قاضی کی رپورٹ موصول ہو جانی چاہیئے تا اپریل میں ان کی تقرری کی منظوری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں عرض کیا جا سکے۔

(ناظم دارالقضاء)

نقشہ وصولی لازمی چندہ جات صدر انجمن احمدیہ

۱۳ مارچ ۱۹۶۵ء تک جو رقوم وصول ہو چکی ہیں۔ ان کا نقشہ نیچے درج ہے تا احباب جماعت یہ اندازہ لگا سکیں کہ کتنی کمی ہے۔ جسے سال ختم ہونے سے پہلے یعنی ۳۰ اپریل تک بہر حال پورا کرنا ہے۔ یہ وصولیاں صرف سال رواں کے بجٹوں کے مقابلہ میں دکھائی گئی ہیں۔ لہٰذا جن جماعتوں کے ذمہ گذشتہ سالوں کے بقائے ہیں۔ انہیں ان بقاؤں کی وصولی کے لئے بھی خاص جدوجہد کرنی چاہیئے۔

جن جماعتوں پر یہ ⊠ نشان لگایا گیا ہے۔ ان کے سال رواں کے بجٹ ابھی نہیں ملے۔ اور جن جماعتوں پر یہ ⊗ نشان ہے۔ ان کے بجٹ زیر پڑتال ہیں۔ لہٰذا ان جماعتوں کی مندرجہ ذیل وصولیاں محض اندازہ سمجھنی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

(قسط نمبر ۳)

د۔ فہرست جماعتہائے جن کا بجٹ دو ہزار سے پانچ ہزار روپیہ تک ہے

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
۵۳	منڈی بورے والا	۵۶	۵۷	۵۴	ڈسکہ	۷۱	۴۱
۵۵	پتوکی منڈی	۵۶	۵۶	۵۶	چک ۹۹ ش	۵۰	۶۱
۵۷	گوجرخان	۶۶	۴۴	۵۸	روہڑی	۷۸	۳۰
۵۹	مانگٹ اونچے	۵۶	۴۹	۶۰	دارالرحمت فیکٹری ایریا ربوہ	۶۴	۴۰
۶۱	لیہ	۵۱	۵۲	۶۲	میرپور (آزاد کشمیر)	۵۷	۴۶
۶۳	چک ۲۱۲ ج ب کتھووالی	۴۳	۶۰	۶۴	باندھل	۶۴	۴۹
۶۵	سانگلہ ہل	۴۰	۵۵	۶۶	چک ۵۵ ۲-ایل محمود آباد	۲۴	۷۰
۶۷	بنی سرروڈ	۳۲	۶۲	۶۸	خانیوال	۶۱	۳۲
۶۹	چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پور	۳۷	۵۶	۷۰	ڈیرہ غازیخاں	۵۸	۳۳
۷۱	چک ۱۶۸-۱۶۵ منگلا	۴۴	۴۷	۷۲	ادرحمہ	۴۶	۴۵
۷۳	وہاڑی منڈی	۵۱	۴۰	۷۴	چک ۱۲۷ ر ب ہیلولپور	۴۶	۴۵
۷۵	سانگھڑ	۵۴	۳۲	۷۶	چک ۸۸ ج ب ہسیانہ	۴۳	۴۲
۷۷	پرانی انارکلی لاہور	۵۱	۳۲	۷۸	حافظ آباد	۴۷	۳۴
۷۹	جڑانوالہ	۳۷	۴۳	۸۰	شیخ پورہ ⊗	۴۰	۳۹
۸۱	چک سکندر	۵۸	۱۹	۸۲	چک ۱۱ ج	۳۲	۴۳
۸۳	کوٹ احمدیاں	۲۳	۵۱	۸۴	علی پور گھلواں	۳۴	۳۸
۸۵	کوٹ مومن	۲۷	۳۵	۸۶	محمود آباد اسٹیٹ	۳۶	۳۴
۸۷	منگلا ڈیم	۳۷	۳۲	۸۸	محمود آباد (جہلم)	۴۱	۲۷
۸۹	فیروز والہ	۳۳	۳۳	۹۰	چک ۷۸ جنوبی	۲۹	۳۵
۹۱	چک ۲۷۶ ر ب گوکھووال	۳۷	۲۶	۹۲	ننکانہ صاحب	۲۷	۳۳
۹۳	باغبانپورہ (لاہور)	۳۴	۲۵	۹۴	لالہ موسے	۳۸	۲۰
۹۵	چک ۹ پنیار	۳۴	۲۰	۹۶	برہمن بڑیہ	۳۳	۱۹
۹۷	اسمٰعیل آباد (ملتان)	۳۶	۱۲	۹۸	رائے پور قادر آباد	۴۵	۱
۹۹	مسن باڈہ	۳۳	۹	۱۰۰	بیگم کوٹ	۳۲	۹
۱۰۱	ٹلونڈی راہوالی	۲۲	۱۶	۱۰۲	احمد نگر (مشرقی پاکستان)	۲۹	۸
۱۰۳	چک ۳۴ ج	۱۸	۱۷	۱۰۴	گوئیکی	۱۸	۱۵
۱۰۵	احمد نگر متصل ربوہ	۳۱	×	۱۰۶	تاروا	۱۰۸	۱۲
۱۰۷	چک ۳۰ ۱۱-ایل	۱۹	۸	۱۰۸	کھاد فیکٹری (ملتان)	۱۳	۹
۱۰۹	چک ۱۲۵ ۱۰-آر	۱۶	×	۱۱۰	نوکوٹ ⊠	۳	۱
۱۱۱	گوٹھ امام بخش	×	×	۱۱۲	ظفرآباد اسٹیٹ دیہہ الٰہی	×	×

اعلانات دارالقضاء

۱۔ مکرم شیخ مولا بخش صاحب مرحوم اور محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ آف کوٹ مومن ضلع سرگودہا کے مندرجہ ذیل ورثاء نے درخواست دی ہے۔ کہ ہمارے والدین فوت ہو چکے ہیں اُن کے نام ایک کنال اراضی قطعہ نمبر ۱۰/۵ واقع محلہ دارالصدر غربی ربوہ الاٹ شدہ تھی اب یہ اراضی مکرم شیخ عطاء اللہ صاحب ساکن کوٹ مومن پسر شیخ مولا بخش صاحب مرحوم فروخت کرنے اور اس کی رقم وصول کرنے کے ہماری طرف سے مختار مجاز ہیں۔

(۱) مکرم محمد عبداللہ صاحب۔ (۲) مکرم عبدالرحمٰن صاحب (۳) مکرم بشیر احمد صاحب۔ (۴) محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ۔ (۵) محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ اولاد شیخ مولا بخش صاحب مرحوم۔ (مکرم عنایت اللہ صاحب پسر شیخ مولا بخش صاحب فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے وارث) (۶) محترمہ نذیر بیگم صاحبہ بیوہ۔ (۷) مکرم نصر اللہ خاں صاحب۔ (۸) مکرم بشیر احمد صاحب۔ پسران۔ (۹) محترمہ مسرت بیگم۔ (۱۰) محترمہ عصمت بیگم۔ (۱۱) محترمہ عنایت بیگم دختران۔

نوٹ:۔ از نمبر سات تا نمبر گیارہ نابالغان کے گارڈین مکرم ماسٹر محمد عبداللہ صاحب ولد شیخ مولا بخش صاحب مرحوم چچا حقیقی مقرر ہوئے ہیں۔

اس درخواست پر مکرم شیخ دوست محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ مومن مذکورکے تصدیقی دستخط درج ہیں۔ اور بطور گواہ مکرم شیخ ظہور احمد صاحب ولد شیخ اللہ بخش صاحب اور مکرم شیخ محمد ظفر اللہ صاحب ولد ماسٹر محمد عبداللہ صاحب ساکنان کوٹ مومن مذکور کے دستخط ثبت ہیں اور درخواست دہندگان مذکورہ بالا کے دستخط اور نشان ہائے انگوٹھا بھی ثبت ہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

۲۔ مکرم ڈاکٹر محمد الدین صاحب ساکن ح/۸۱۷ شام گنج مردان نے لکھا ہے کہ مکان نمبر ۲۹/۲۴ واقع محلہ دارالرحمت وسطی المعروف پیلی کوٹھی رقبہ ایک کنال جو میری اہلیہ مرحومہ محترمہ امۃ الحی بیگم صاحبہ کے نام الاٹ ہے۔ میری مندرجہ ذیل اولاد کے نام منتقل کر دی جائے۔

(۱) عزیزہ محمودہ نسرین صاحبہ۔ (۲) عزیزہ منصورہ پروین صاحبہ۔ (۳) عزیزہ بُشریٰ قمر صاحبہ (۴) عزیزم لئیق احمد صاحب۔ نیز یہ کہ میرے بڑے لڑکے عزیزم سعید احمد صاحب اور میری بڑی لڑکی عزیزہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں ناصر احمد صاحب ساکن مردان مقیم راولپنڈی اپنے والدین کی جائیداد میں سے اپنا شرعی حصّہ وصول کر چکے ہیں۔ ان دونوں کی تصدیقی تحریریں بھی پیش کی گئی ہیں۔ نیز لکھا ہے کہ مکان مذکورہ بالا کا ۱/۲ حصّہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو دیا ہوا ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

دعوتِ ولیمہ

میرے بڑے بھائی چوہدری ریاض احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام مورخہ ۸ مارچ ۱۹۶۵ء کو میرے والد مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب نے وسیع پیمانہ پر کیا۔ جس میں ربوہ کے عزیز رشتہ داروں اور دوستوں اور لائلپور کے احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔ نیز حضرت مہر آپا صاحبہ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) نے بھی از راہ کرم شرکت فرمائی۔ برادرم ریاض احمد صاحب موصوف کی شادی مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب کی صاحبزادی بُشریٰ صدیقہ صاحبہ بی۔اے سے ہوئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک ہو۔

(خاکسار نثار احمد ولد چوہدری محمد طفیل صاحب پیپلز کالونی پی/۱۳۵۴ لائلپور)

شکریہ احباب

میرے شوہر حضرت حکیم محمد عمر صاحب مرحوم و مغفور کی وفات پر بہت سے بہن بھائیوں نے ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ میں ان سب کی ممنون ہوں۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

(مبارکہ بیگم۔ تحریک جدید کوارٹرز)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۶۴۹:۔ میں غلام سرور رضا ولد بخش محمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت نومبر ۱۹۵۹ء ساکن گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۴/۱۲/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ایک عدد مکان جو کہ چھ مرلہ زمین پر بنایا گیا ہے جس کی تقریباً قیمت مبلغ -/۵۰۰۰ روپے اور ایک قطعہ زمین (سفیدہ) جس کی مالیت مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ ماہوار آمد مبلغ -/۱۸۰ روپے (علاوہ کمیشن) ہے میں اس جائداد کے جو میری ملکیت ہے اور ماہوار آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بطور رجائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت جائداد سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی حصہ آمد ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ وصیت تاریخ منظوری سے جاری ہوگی۔ العبد غلام سرور رضا۔ گواہ شد۔ بشیر احمد رضا۔ امیر جماعت احمدیہ ضلع گجرات گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا حال گجرات۔

مثل نمبر ۱۷۶۵۰:۔ میں محمد ابراہیم ولد محمد اسماعیل قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۴/۸/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اور اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی مکان نمبر ۲۵۸/آر۔ واقعہ جھنگی محلہ راولپنڈی مالیتی -/۸۵۰۰ روپے زرعی زمین واقع درگا نوالی ضلع سیالکوٹ دو کنال مالیتی ۵۰۰ کل مالیت جائداد -/۹۰۰۰ روپے۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۳ روپے ماہانہ ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا وصیت تاریخ منظوری سے جاری فرمائیں۔ العبد محمد ابراہیم۔ گواہ شد رحیم بخش سیکرٹری مال مرکزی معرفت مسجد نور جماعت احمدیہ مری روڈ راولپنڈی۔ گواہ شد مبارک احمد ۳۲۹/K کرشن محلہ راولپنڈی ۶۴/۸/۲۲

مثل نمبر ۱۷۶۵۱:۔ میں زینب بی بی زوجہ محمد صدیق صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی سکنہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۴/۱۲/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ صدر انجمن احمدیہ کے حوالے کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے تفصیل جائداد منقولہ حق مہر -/۱۰۰ زیور ایک تولہ -/۱۳۵ کل میزان -/۲۳۵۔ نشان انگوٹھا زینب بی بی گواہ شد: عطاء اللہ کارکن دفتر وکالت مال ربوہ گواہ شد:۔ محمد صدیق خاوند موصیہ۔ سیال بلڈنگ ظفر گوہر سنگھ بالمقابل ادنی لبس شاپ نکلسن روڈ لاہور۔ ۶۴/۱۲/۳۱۔

مثل نمبر ۱۷۶۵۲:۔ میں آمنہ بی بی بنت ماسٹر جلال الدین صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۲۶/۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۳۶۳/ای۔ بی۔ ڈاک خانہ گگو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۵/۲/۱۶ حسب ذیل کرتی ہوں۔ میری اس وقت کل جائداد زیورات سونا ۱/۲ ۶ تولے قیمتی ۸۵۵ روپے ہے زیورات چاندی -/۴۰ روپے کل زیور قیمت -/۸۹۵ روپے ہے اور مجھے مہر کے عوض یہ زیورات کل میری ملکیت ہو گئی ہے میرا مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے تھا۔ اور باقی رقم زیور کی بھی میری ملکیت ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی جائداد کی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ: آمنہ بی بی چک ۳۶۳/ای بی زوجہ محمد شریف صاحب گواہ شد:۔ ماسٹر جلال الدین سیکرٹری مال ۳۶۳/ای۔ بی۔ گواہ شد۔ نشان انگوٹھا محمد الدین پریذیڈنٹ چک ۳۶۳۔ ای بی۔

مثل نمبر ۱۷۶۵۳:۔ میں صادقہ قدسیہ زوجہ قریشی سعید احمد اظہر قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی سکنہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۴/۹/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں حق مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ شوہر واجب الادا ہے نیز مندرجہ ذیل زیورات میرے پاس ہیں۔ ہار طلائی ایک عدد کڑے طلائی ایک جوڑی کانٹے ایک جوڑی ٹاپس ایک جوڑی بالیاں طلائی ایک جوڑی انگوٹھیاں طلائی چار عدد۔ یہ تمام زیورات وزنی سات تولہ ہیں جن کی مجموعی قیمت ۱۳۳ روپے فی تولہ کے حساب سے ۹۳۱ روپے بنتی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی الامتہ صادقہ قدسیہ اہلیہ قریشی سعید احمد اظہر۔ گواہ شد قریشی سعید احمد اظہر مربی سلسلہ۔ گواہ شد مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم انچارج شعبہ زود نویس ربوہ نوٹ: میں اپنی اہلیہ محترمہ ...

مثل نمبر ۱۷۶۵۴:۔ میں منیر الحق شاہد ولد ابوالمنیر نور الحق صاحب مولوی فاضل پیشہ طالب علمی قوم ککے زئی عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۵/۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں اس وقت طالب علم ہوں اور ذریعہ آمدنی اس وقت کوئی نہیں اور اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں۔ مجھے اپنے والدین کی طرف سے -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں میں اپنے اس جیب خرچ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز جب کبھی میں کوئی آمد پیدا کروں یا جائیداد حاصل کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میں اس کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو دوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور میری وفات پر جس قدر ترکہ میرا ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد منیر الحق شاہد۔ دارالرحمت وسطی نزد مکان مولوی راجیکی صاحب مرحوم۔ گواہ شد قاضی محمد رشید محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ موصی ۱۵۳۵۔ گواہ شد عبدالحق کاتب موصی ۴۴۶۶۔ ربوہ۔

چین کی کامیابی کا راز انتہائی احتیاط کے ساتھ منصوبہ بندی کرنے میں مضمر ہے

پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام کی طرف سے اہل چین کے جذبہ خود اعتمادی کی تعریف

پچھلے دنوں صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے ہمراہ ان کے سائنسی مشیر اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام بھی چین کے دورہ پر گئے تھے۔ وہاں سے واپس آنے کے بعد پروفیسر صاحب موصوف نے ریڈیو پاکستان کی درخواست پر اپنے دورۂ چین کے تاثرات بیان فرمائے جو مورخہ ۲۰ مارچ کی رات کو ریڈیو پاکستان سے نشر ہوئے۔ آپ کے ان تاثرات کے متعلق ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے حوالے سے پاکستان ٹائمز میں جو خبر شائع ہوئی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

(کراچی ۲۱ مارچ۔ صدر مملکت کے سائنسی مشیر اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام نے سائنسی تحقیقات کا سامان تیار کرنے میں اہل چین کے خود اپنے وسائل پر انحصار رکھنے اور پوری خود اعتمادی سے کام لینے کی تعریف کی ہے۔

صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی معیت میں اپنے حالیہ دورۂ چین کے تاثرات ریڈیو پاکستان سے نشر کرتے ہوئے پروفیسر سلام نے گزشتہ رات بتایا کہ ان تمام سائنسی اداروں میں جن کا حالیہ دورہ میں انہیں معائنہ کرنے کا موقع ملا انھوں نے دیکھا کہ قریب قریب سائنسی تحقیقات کا تمام سامان کلیتہً چینی وسائل کی مدد سے ہی تیار کیا گیا ہے پروفیسر سلام نے کہا کہ اپنے وسائل پر انحصار رکھنے اور خود اعتمادی سے کام لینے ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ اس ملک میں بہت سی سائنسی صنعتوں کا قیام عمل میں آچکا ہے۔

آپ نے قدرت سے نبرد آزما ہونے سے متعلق حکومت چین کی جدوجہد اور عزائم کو بھی سراہا۔ آپ نے کہا ان کا جنگلات اگانے کا منصوبہ جس کے تحت آئندہ دس سال کے اندر اندر چین کے بیس فیصدی رقبے کو جنگلات سے ڈھانپ دیا جائے گا۔ فی الحقیقت لوگوں کے انداز زیست میں ایک انقلاب برپا کرنے پر منتج ہوگا۔ آپ نے کہا درخت لگانے کا پروگرام چین کا حلیہ بدلنے سے متعلق ان لوگوں کے عزم کا آئینہ دار ہے۔

پروفیسر سلام نے کہا چین جانے سے پہلے میں نے سنا تھا کہ اس ملک میں منصوبوں کو بہت تیز رفتاری کے ساتھ عملی جامہ پہنایا جاتا ہے۔ دورہ چین کے دوران مجھے بتایا گیا کہ اِس تیز رفتاری کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ کسی منصوبے کو عملی جامہ پہنانے سے قبل منصوبہ بندی میں اس قدر احتیاط برتی جاتی ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی تفصیل کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاتا۔ ہر منصوبہ بندی جملہ تفصیلات اور جزدیات پر حاوی ہوتی ہے۔ آپ نے کہا چین کے لوگ عملی جامہ پہنانے کی نسبت منصوبہ بندی پر زیادہ وقت صرف کرتے ہیں۔ چونکہ منصوبہ بندی انتہائی احتیاط کے باعث ہر طرح مکمل ہوتی ہے اس لئے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے میں نسبتاً بہت کم وقت صرف ہوتا ہے

چین میں صدر ایوب کا جس قدر وسیع پیمانہ پر استقبال کیا گیا اس کا ذکر کرتے ہوئے پروفیسر سلام نے کہا پانچ چھ میل کے راستہ پر قریباً ۵ لاکھ انسانوں کو مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ قطار در قطار کھڑے ہوئے دیکھنا یقیناً ایک ایسا تجربہ تھا جو زندگی میں اس سے پہلے مجھے کبھی حاصل نہ ہوا تھا

(بحوالہ پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۶۵ء صفحہ ۳)

جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے کامیابی سے اختتام پذیر ہوگئے

کامیاب مقررین میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے

ربوہ ـ جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے جو یہاں ۲۲ مارچ کی شام کو شروع ہوئے تھے تین روز تک جاری رہنے کے بعد ۲۴ مارچ کی شام کو کامیابی اور خیر وخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئے۔ ان میں انگریزی، اردو، اور عربی تقاریر کے مقابلے شامل تھے۔ پہلا روز انگریزی تقاریر کے لئے مخصوص تھا۔ دوسرے روز اردو تقاریر کا مقابلہ ہوا۔ اور آخری روز عربی تقاریر کا مقابلہ عمل میں آیا مقابلہ روزانہ پانچ بجے شام جامعہ ہال میں منعقد ہوتا رہا۔ ان مقابلوں میں جامعہ کے طلباء نے گروپوں کے اعتبار سے حصّہ لیا جملہ مقررین چار علیحدہ علیحدہ گروپوں یعنی امانت گروپ، دیانت گروپ، رفاقت گروپ اور صداقت گروپ میں منقسم تھے۔ تینوں مقابلوں میں مجموعی طور پر صداقت گروپ اوّل رہا اور انعام جاریہ (ٹرافی) اسی کے حصہ میں آیا۔ مورخہ ۲۴ مارچ کو مقابلوں کے اختتام پر کامیاب گروپ اور مقررین میں انعامات محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر نے تقسیم فرمائے۔ ہر سہ روز ان مقابلہ جات کی تقاریب میں جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلبہ کے علاوہ متعدد بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب بھی شریک ہوئے۔

انگریزی مقابلہ

انگریزی مقابلہ مورخہ ۲۲ مارچ کو ۵ بجے شام شعبۂ انگریزی کے انچارج مکرم نیر ذکی الدین صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ منصفی کے فرائض مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول، مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ اور مکرم مرزا غلام احمد صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے ادا فرمائے۔ جج صاحبان کے فیصلے کے مطابق یوسف عثمان صاحب آف مشرقی افریقہ اوّل اور یوسف یوسن صاحب آف گھانا مغربی افریقہ دوم قرار پائے سید علی صاحب ظفر کو خصوصی انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔

اردو مقابلہ:۔ اردو تقاریر کا مقابلہ مورخہ ۲۳ مارچ کو مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف الرئیس للجمعیۃ العلمیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس مقابلہ میں منصفی کے فرائض مکرم مولانا محمد صادق صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا، سنگاپور اور ملایا، مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت نے ادا فرمائے۔ جج صاحبان کے فیصلہ کے مطابق اوّل انعام عبد الحفیظ صاحب کھوکھر اور دوسرا انعام رانا محمد سلیم صاحب نے حاصل کیا۔ انڈونیشی طالب علم عبد الغنی صاحب کریم سپیشل انعام کے مستحق قرار پائے۔ علاوہ ازیں دو نوعمر مقررین مرزا عمر احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور محمد یامین صاحب ابن محترم قاضی محمد یوسف صاحب کو ان کی برجستہ تقاریر پر حوصلہ افزائی کے خصوصی انعامات کا حقدار قرار دیا گیا۔

عربی مقابلہ :۔ عربی تقاریر کا مقابلہ مورخہ ۲۴ مارچ کو مکرم ملک مبارک احمد صاحب انچارج شعبہ عربی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ منصفی کے فرائض محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ گیمبیا نے ادا فرمائے منصف صاحبان کے فیصلہ کے مطابق اوّل انعام لئیق احمد صاحب طاہر نے اور دوم انعام محمد جلال صاحب شمس نے حاصل کیا اور انعامِ خصوصی عطاء الکریم صاحب شاہد کے حصہ میں آیا۔

مقابلہ جات کے آخری روز یعنی ۲۴ مارچ کی شام کو عربی مقابلہ کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے انعامات تقسیم فرمائے۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے اجتماعی دعا کرائی۔ بعد ازاں جملہ مہمانوں اور جامعہ کے اساتذہ اور طلبہ نے جامعہ کے سالانہ عشائیہ میں شرکت کی۔ دعوت طعام کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ہی دعا کرائی اور اس طرح تقریری مقابلہ جات اور ان کی تقاریب خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئیں۔